This question paper contains 8 printed pages]

Your Roll No.......................

2653

B.A. (PROGRAMME)/I D-II

(Language Course)

URDU LANGUAGE (B)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 100

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ مندرجہ ذیل اقتباس میں سے کسی ایک کا خلاصہ مع سیاق و سباق کیجئے: ۲۰

(الف)

صاحب!

تمہارے یہ اوراق سکندر آباد سے دلی اور دلی سے رام پور پہنچے۔ یقین ہے کہ رام پور سے میرے بھیجے ہوئے سکندر آباد

P.T.O.

پہنچے ہوں گے، سوائے ایک مصرع کے مجھے اور جگہ کی اصلاح یاد نہیں۔ تم جو اپنے فرزند کو ناشناسائے مزاج روزگار کہتے ہو۔ خود اس میں اس سے کیا کم ہو؟ پہلے تو یہ بتاؤ کہ رام پور میں مجھے کون نہیں جانتا؟ کہاں مولوی وجیہہ الزماں صاحب، کہاں میں ان کا مسکن میرے مسکن سے دور۔ پھر در دولت رئیس کہاں اور میں کہاں؟ چار دن والی شہر نے اپنی کوٹھی میں اتارا میں نے مکان جداگانہ مانگا۔ دو تین حویلیاں برابر برابر مجھ کو عطا ہوئیں۔ اب اس میں رہتا ہوں، بہ حسب اتفاق ڈاک گھر مسکن کے پاس ہے۔ ڈاکٹ منشی آشنا ہو گیا ہے برابر دلی سے خط چلے آتے ہیں۔ صرف رام پور کا نام اور میرا نام محلے کی اور عرف کی حاجت نہیں بلکہ در دولت اور مولی صاحب کے نشان سے شاید خط تلف ہو جائے۔ دوسری بات جو تم نے لکھی ہے وہ بھی مطابق واقع و مناسب حال نہیں۔ اگر اقامت قرار پائی تو تم کو بلا لوں گا۔

(ب)

جسا جھٹ فوج لے کر آئے اور بڑا کشت و خون ہوا اور جب
میدانِ جنگ خانے میں داخل ہوئے چھوٹا بھائی راؤ صاحب
آیا، وہ بھی بڑے بھائی کے پاس پہنچا۔ راجپوتوں میں رسم ہے
کہ جب جوش میں آتے ہیں تو تلواریں سونت کر کود پڑتے ہیں
کہ شاید گھوڑا بے قابو یا گھوڑا ان تلے دیکھ کر اپنی ہی نیت
بگڑے اور جان لے کر نکل جائے۔ اس لڑائی میں طرفین کے
بہادر اسی طرح جانوں سے ہاتھ اٹھا کر میدان میں اتر پڑے
تھے۔ غرض دولہا اور اس کے رفیق فتح یاب ہو کر موچھوں پر تاؤ
دیتے ہوئے اپنے گھوڑوں پر آئے۔ سپاہ مغلوب کے پیادے،

جو گھوڑے لیے کھڑے تھے، انہیں جوش آیا۔ گھوڑوں کو چھوڑ کر تلواریں لیں اور پھر میدان کارزار گرم ہوا اور ایسا بھاری رن پڑا کہ دولہا زخمی ہو کر گر پڑا۔ ایک کو ایک کی خبر نہ تھی۔ کسی نے کسی کو نہ پہچانا کہ کس کی لاش کہاں رہی۔ دولہا بہت زخمی ہوا تھا۔ سانس ہی سانس باقی تھی۔ رات کو کوئی جوگی اِدھر آیا اور اٹھا کر اپنی مڈھیر میں لے گیا۔ مرہم پٹی کی خدا نے بچا لیا۔ احسان کا بندہ اس کا چیلا ہو گیا۔ انیس برس اس کی خدمت کرتا جنگلوں میں پھرتا رہا۔ گھر اور گھرانے میں سب کو یہی خیال کہ میدان میں کام آیا۔ کئی رانیاں ستی ہو گئیں۔ دولہن رانی دل کے ست اور اس کے خیال میں خدا کو یاد کرتی تھی کیوں کہ مرنے کا بھی یقین نہ تھا۔

۲۔ درج ذیل شعری اقتباس میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کے کیجئے: ۲۰

(الف)

کوئی میرے دل سے پوچھے، ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی، جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے، کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا

رگ سنگ سے ٹپکتا، وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو، یہ اگر شرار ہوتا

غم اگرچہ جاں گسل ہے، پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا، اگر ایک بار ہوتا

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

اسے کون دیکھ سکتا، کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی، تو کہیں دو چار ہوتا

(ب)

چاہا جو میں نے ان سے طریق عمل پہ وعظ
بولے کہ نظم ذیل کو ارقام کیجئے

پیدا ہوئے ہند میں اس عہد میں جو آپ
خالق کا شکر کیجئے، آرام کیجئے

بے انتہا مفید ہیں یہ مغربی علوم
تحصیل ان کی بھی سحر و شام کیجئے

ہو جایئے طریقہ مغرب پہ مطمئن
خاطر سے محو، خطرہ انجام کیجئے

پیران بے فروغ کا گل ہو چکا چراغ

ناحق نہ دل کو تابغ اوہام کیجئے

رکھیے نہ دل کو دیر و کلیسا سے منحرف

متروک قید جامۂ احرام کیجئے

۳۔ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مع امثال کیجئے: ۲۰

(۱) مجاز مرسل

(۲) مرثیہ

(۳) کنایہ

(۴) مثنوی

(۵) قصیدہ

(۶) تشبیہ

۴۔ فرحت اللہ بیگ کے مضمون ''نئی اور پرانی تہذیب کی ٹکر'' کا خلاصہ لکھئے۔ ۱۵

یا

نظیر اکبر آبادی کی نظم ''مفلسی'' کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

۵۔ ذوقؔ کی غزل گوئی کی امتیازی خصوصیات بیان کیجئے۔ ۱۵

۶۔ غالبؔ کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجئے۔ ۱۰

یا

اکبر الہ آبادی کی مزاحیہ شاعری پر روشنی ڈالئے۔